Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

فون نمبر ۲۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۸/۳۳	۱۱ رجب ۱۳۹۹ھ ۷؍احسان ۱۳۵۸ہش ۷؍جون ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷؍احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

محترم منور احمد جاوید صاحب آف مغلپورہ سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور جو بڑے مخلص اور فدائی خادم سلسلہ ہیں کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں اور آجکل سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ اطباء کی رائے میں ابھی حالت خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی والدہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لواحقین کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ میرے بیٹے عزیزم جمال الدین آف لندن کو ۳؍جون ۱۹۷۹ء کو دو بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولوی محمد دین صاحب شہید کا پوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت بچے کا نام "نور الدین احمد" رکھا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادمِ دین، بلند اقبال، عمر دراز اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم)

خاکسار کے چھوٹے بچے عزیزم عبد الوہاب محمود سلمہ اللہ تعالیٰ کا مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے اپنڈے سائٹس کا اپریشن ۲۳؍مئی کو رات ۹ بجے کیا۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اب عزیزم عبد الوہاب محمود کی صحت خدا کے فضل سے رو بہ ترقی ہے اور وہ ہسپتال سے گھر آگیا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر صحت والی لمبی اور بابرکت زندگی عطا فرمائے۔

(میاں عبد الحی سابق مبلغ انڈونیشیا حال واہ کینٹ)

احباب لازمی چندہ جات ماہ بماہ ادا فرمایا کریں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

تہجد کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں!

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۸۰)

ترجمہ:۔ اور رات کو بھی تو اس (یعنی قرآن) کے ذریعے سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے (اس طرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(ترمذی)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! خوب سلام کیا کرو اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور جب لوگ سوئے پڑے ہوں تو تم راتوں کو نمازیں پڑھا کرو تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہم یہ کہتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۲۴۵)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اسلام نے کامل مذہبی آزادی دی ہے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے غضب کے مورد ہونے کا انحصار شخص کے اپنے فعال پر ہے

انبیاء کرام کو بھی بطور معلم مبعوث کیا جاتا ہے انہیں لوگوں کے دلوں پر تصرف کرنے کی طاقت نہیں ہوتی ہے نہ جبر و اکراہ سے کام لینے کی اجازت

یہ ایک حقیقت ہے کہ کفر نفاق اور ارتداد کا دروازہ بند نہیں کسی کو جبراً ان سے روکا نہیں جا سکتا ہاں ان کی سزا بہت سخت ہے

شیطان کی طاقتیں اس سے چھین نہیں لی گئیں وہ اب بھی وساوس پیدا کر کے انسان کو نفاق اور ارتداد کی طرف لانے میں مصروف ہے

خدا تعالیٰ سے طاقت حاصل کر کے ہی شیطانی حملوں سے بچا جا سکتا ہے انسانی کوشش یا تدبیر اس سلسلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ رامان ۱۳۵۸ ہش مطابق ۹ رمارچ ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ (البقرہ آیت ۱۲۰)

اور پھر فرمایا:۔

اس آیت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، مبعوث کیا ہے۔ بشیر اور نذیر بنا کر اور اصحاب الجحیم کے متعلق تجھ سے باز پرس نہیں کی جائے گی۔

قرآن کریم نے یہاں یہ نہیں کہا کہ کافروں کے متعلق تجھ سے باز پرس نہیں کی جائے گی بلکہ یہ کہا کہ اصحاب الجحیم کے متعلق تجھ سے باز پرس نہیں ہوگی۔ تیری یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ کوئی دوزخ میں جاتا ہے یا نہیں جاتا۔

اصحٰب الجحیم کے معنی

سمجھنے کے لئے جب ہم قرآن کریم ہی کو دیکھتے ہیں اور وہیں سے ہمیں صحیح معنی پتہ لگ سکتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے اصحاب الجحیم یا اصحاب النار، دوزخ کی آگ میں پڑنے والوں کا جہاں ذکر کیا ہے وہاں ہمیں بڑے گروہ ہیں جن کا ذکر اصحاب الجحیم یا اصحاب النار کے الفاظ سے کیا گیا ہے، ان کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ تجھ سے ان تینوں گروہوں کے جہنم میں جانے کے متعلق باز پرس نہیں ہوگی۔

پہلا گروہ ان میں سے وہ ہے جس کا ذکر سورہ مائدہ کی آیت ۱۱ میں بیان ہوا فرمایا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہوں کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا۔ جو دلائل صداقت کے تھے ان کی تکذیب کی اور خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ، یہ لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک اصحاب الجحیم ہیں، دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ یہ گروہ جو ہے آگ میں پڑنے والا ہے۔

دوسرا گروہ جو آگ میں پڑنے والا ہے قرآن کریم کی اصطلاح میں، یہ بھی ایک بڑا گروہ ہے جس کا ذکر سورۂ نساء کی آیت ۱۴۶ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کہ منافق یقیناً جہنم کی گہرائی کے سب سے نچلے حصہ میں ہوں گے۔ پس ایک تو کفار ہوئے جن کا پہلے ذکر تھا اور دوسرے منافق ہوئے جو

قرآن کریم کی اصطلاح

میں اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یا اَصْحٰبُ النَّار ہیں۔

اور تیسرا گروہ جن کا ذکر قرآن کریم نے اَصْحٰبُ النَّارِ کے زمرہ میں کیا ہے وہ یہ ہے۔ سورہ بقرہ کی آیت ۲۱۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○

کہ تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے اور راہِ ارتداد اختیار کرے پھر وہ طبعی موت مرے، اس حالت میں کہ وہ ارتداد کے ذریعہ سے جس کفر میں داخل ہوا تھا (ایمان کو چھوڑ کے) اس کفر پر وہ قائم تھا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ایمان کی حالت میں جو نیکیاں کی تھیں اور بظاہر قربانیاں دی تھیں لیکن بعد میں ارتداد اختیار کیا تو حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ۔ وہ نیک اعمال بھی ان کے کسی کام نہیں آئیں گے اور اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اُن کی نیکیوں کا بدلہ ثواب اور خدا تعالیٰ کی رضا کی شکل میں نہیں ملے گا۔ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور ایسے مرتد جو ہیں، وہ اصحاب النّار ہیں، اصحاب الجحیم ہیں۔ دوزخی ہیں، دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں اور لمبا عرصہ اس میں رہنے والے ہیں۔

اِن آیات کی روشنی میں ہمیں تین گروہ نظر آئے اور وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ کے یہ معنی ہوں گے کہ اے محمدؐ! تجھ سے اِس بات پر باز پُرس نہیں ہوگی کہ جب تُو نے دُنیا پر اسلام کو پیش کیا اور صداقت کے دلائل جو خدا تعالیٰ نے ظاہر کئے تھے اور نشانات آسمانی جو تیری صداقت کے لئے آئے تھے وہ تُو نے بتائے اور تبلیغ کی اور دعوت دی کہ یہ حق ہے اس کی طرف آؤ۔ لیکن جہاں ایک حصّہ نے ان کو قبول کیا وہاں ایک دوسرا حصّہ تھا جنہوں نے قبول نہیں کیا اور وہ کافر بن گئے۔ تو کافروں کے متعلق تجھ سے یہ باز پُرس نہیں ہوگی۔ یہ پُوچھ گچھ نہیں ہوگی کہ کیوں وہ کفر کی حالت میں مرے اور ایمان نہیں لائے۔ یہ تیری ذمہ داری نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرا کام صرف البلاغ ہے

دعوت دینا ہے، سمجھانا ہے، اُن کے لئے دعائیں کرنا ہے۔ لیکن ہدایت پانے والے نے خود اپنی مرضی سے ہدایت پانی ہے اگر اللہ تعالیٰ اُسے اس کی توفیق دے۔ یا بد قسمت ہوگا اور توفیق نہ پائے گا تو انکار کرے گا۔ بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی اُلزام عائد نہیں ہوتا کہ کیوں اتنے دلائل سُننے کے بعد اور معجزات دیکھنے کے بعد ایک دُنیا منکرین کے گروہ میں شامل ہوئی اور انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمدؐ کے خدا کا کفر کیا۔

دوسرے اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ کہ وہ لوگ جو ایمان لائے، جنہوں نے کہا کہ ہم خدا اور رسولؐ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہیں لیکن اُن کا یہ دعویٰ صرف زبان سے تھا عملاً انہوں نے ایثار اور قربانی اور وفا اور ثباتِ قدم کی راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے نفاق کی راہوں کو اختیار کیا اور خدا اور رسولؐ سے محبّت کرکے اور خدا کی مخلوق سے شفقت کر کے ان کی اسلامی تعلیم اور ہدایت کے مطابق خدمت کرنے کی بجائے فتنہ پیدا کیا اور فساد پیدا کیا اور وسوسے پیدا کئے اور نفاق کی چالوں کو پسند کیا وفا کو چھوڑ کر۔ اور منافق نے کیوں نفاق اختیار کیا؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باز پُرس نہیں ہوگی۔ فرمایا، تیرا کام یہ نہیں کہ ایمان لانے والے کو اِس بات پر مجبور کرے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو بھی پورا کرنے والا ہو۔ ایمان کے تقاضوں کو اپنی مرضی سے پُورے کرنے والے جو ہیں انہوں نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اُن کے اُوپر کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر کوئی منافق منافقانہ مفسدانہ راہوں کو اختیار کرتا ہے (منافق تو پہلے دن سے ہی ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں ایسے واقعات نظر آتے ہیں کہ خطرناک نفاق کا مظاہرہ کرنے والے عبداللہ بن اُبی ابن سلول جیسے لوگ موجود تھے) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بَری قرار دیا گیا اِس الزام سے کہ کیوں بعض نے نفاق کی راہوں کو اختیار کیا۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔ یہ منافق جو اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ کی رُو سے

جہنّم کے بدترین حصّوں میں

پھینکے جانے والے ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی وجہ سے کوئی الزام عاید نہیں ہوتا، نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی وجہ سے کوئی باز پُرس ہوگی۔

تیسرے معنی، "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ" کے تیسری آیت جو مَیں نے پڑھی ہے اُس کی روشنی میں، یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر باز پُرس نہیں کرے گا خدا کہ ایمان لانے کے بعد لوگ مرتد کیوں ہوگئے۔ یہ ذمّہ داری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے کہ جو ایمان لے آیا اُسے زبردستی دائرۂ اسلام کے اندر پکڑ کے رکھیں۔ یہ اُس کا کام ہے۔ ساری بناء ہی آزادی پر ہے۔ جزاء اور سزا۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور خدا تعالیٰ کے قہر کا جلوہ جو ہے، اس کا انحصار ہر شخص کے اپنے افعال پر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کوئی ذمّہ داری ہے نہ آپؐ سے کوئی پُوچھ گچھ اسکے متعلق کی جائے گی۔

جماعتوں اور گروہوں کے لحاظ سے یہ تین گروہ ہی ہیں۔ کفر کرنے والے، نفاق کی راہوں کو اختیار کرنے والے اور ارتداد اختیار کرنے والے۔ اور تینوں "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ" کے مفہوم کے اندر آتے ہیں کیونکہ تینوں کے متعلق قرآن کریم نے دوزخی اور دوزخ کی آگ میں پڑنے والوں کا لفظ استعمال کیا ہے۔

تو اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ پہلے مفسّرین اس بحث میں بھی پڑے ہیں کہ اِس آیت میں "بشیر اور نذیر" کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے یا حق کے ساتھ ہے کہ ہم نے ایسے حق کے ساتھ تجھے بھیجا ہے جو حق بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا ہے مگر دوسری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق واضح طور پر بشیر اور نذیر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ بحث لفظی ہے اِس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا، خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا "اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ"۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اگر کسی کو بشارت دی ہے تو

وحی کے نتیجہ میں

دی ہے اپنی طرف سے تو نہیں دی کوئی بشارت، اور اگر کسی کو کوئی تنبیہہ کی ہے اور ڈرایا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا تو اپنی طرف سے تو نہیں ڈرایا۔ وہ تو اسی واسطے ڈرایا کہ خدا نے کہا تھا کہ میں ناراض ہو جاؤں گا اگر تم ایسے کام کرو گے۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بشیر اور نذیر ہونا ہی بتاتا ہے کہ جو تعلیم آپؐ لے کر آئے، جو قرآن کریم آپؐ پر نازل ہوا وہ قرآن کریم خود بتا رہا ہے کہ کن لوگوں کو خدا تعالیٰ بشارتیں دے رہا اور کن لوگوں پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہونے والا ہے، اور قرآن کریم ان کو ڈرا رہا ہے کہ دیکھو ایسے کام نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔

تو اِس آیت سے بھی ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسلام نے کامل مذہبی آزادی دی ہے اور ایک مفسّر نے جیسا کہ مَیں ابھی بتاؤں گا یہ کہا ہے کہ محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے دلوں پر تصرّف کرنے کی طاقت ہی نہیں دی گئی تھی۔ جب طاقت ہی نہیں دی گئی تو الزام کیسے یعنی لَا تُسْئَلُ کا لفظ بتاتا ہے کہ آپؐ کو یہ طاقت نہیں دی گئی تھی کہ زبردستی کسی کے دل کی حالت کو بدل دیں۔ جب طاقت ہی نہیں تھی تو الزام بھی نہیں۔ پُوچھ گچھ بھی نہیں باز پُرس بھی کوئی نہیں۔

اِس سلسلہ میں مَیں نے چند ایک نمونے مشہور مفسّرین کے بھی لئے ہیں کیونکہ جب ہم بات کرتے ہیں تو ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ہمیں کہتا ہے کہ تم خود ساختہ تفسیر کر رہے ہو۔ پہلوں نے بھی اس کے متعلق کچھ کہا؟ اِس لئے مَیں کچھ نمونے پہلوں کے بھی اِس سلسلہ میں لیتا ہوں اور اُن کو بیان کر دیتا ہوں۔

ایک مشہور مفسّر امام رازیؒ جن کی تفسیر

تفسیر کبیر کے نام سے

مشہور ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اِعْلَمْ اَنَّ الْقَوْمَ لَمَّا اَصَرُّوْا عَلَى الْعِنَادِ وَاللِّجَاجِ الْبَاطِلِ وَاقْتَرَحُوا الْمُعْجِزَاتِ عَلٰى سَبِيْلِ التَّعَنُّتِ بَيَّنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا مَزِيْدَ عَلٰى مَا فَعَلَهٗ فِىْ مَصَالِحِ دِيْنِهِمْ مِنْ اِظْهَارِ الْاَدِلَّةِ وَكَمَا بَيَّنَ ذٰلِكَ بَيَّنَ اَنَّهٗ لَا مَزِيْدَ عَلٰى مَا فَعَلَهُ الرَّسُوْلُ فِىْ بَابِ الْاِبْلَاغِ وَالتَّنْبِيْهِ لِكَىْ لَا يَكْثُرَ غَمُّهٗ بِسَبَبِ اِصْرَارِهِمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ۔"

پھر لکھتے ہیں اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہ اس کے معنی یہ ہیں:۔

"قَالَ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ! بِالْحَقِّ لِتَكُوْنَ مُبَشِّرًا لِمَنِ اتَّبَعَكَ وَاهْتَدٰى بِدِيْنِكَ وَمُنْذِرًا لِمَنْ كَفَرَ بِكَ وَضَلَّ عَنْ دِيْنِكَ اَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى (وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ... فَفِى التَّاوِيْلِ وُجُوْهٌ کہتے ہیں بہت سارے معنے لَا تُسْئَلُ کے ہو سکتے ہیں۔ اَحَدُهَا اَنَّ مَصِيْرَهُمْ اِلَى الْجَحِيْمِ فَمَعْصِيَتُهُمْ لَا تَضُرُّكَ وَلَسْتَ بِمَسْئُوْلٍ عَنْ ذٰلِكَ وَهُوَ

كَقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ وَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

(الثّانی) اِنَّكَ هَادٍ وَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ فَلَا تَاْسَفْ وَلَا تَغْتَمَّ لِكُفْرِهِمْ وَمَصِيْرِهِمْ اِلَى الْعَذَابِ وَنَظِيْرُهٗ قَوْلُهٗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ۔

(الثّالث) لَا تَنْظُرْ اِلَى الْمُطِيْعِ وَالْعَاصِىْ فِى الْوَقْتِ فَاِنَّ الْحَالَ قَدْ يَتَغَيَّرُ فَهُوَ غَيْبٌ فَلَا تَسْئَلْ عَنْهُ وَفِى الْاٰيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ اَحَدًا لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِ غَيْرِهٖ وَلَا يُؤَاخَذُ بِمَا اجْتَرَمَهٗ سِوَاهُ سَوَاءٌ كَانَ قَرِيْبًا اَمْ بَعِيْدًا"

امام رازیؒ لکھتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں کہ تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ جب کفّار نے مخالفت اور بے فائدہ ضد پر اصرار کیا اور ہٹ دھرمی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طور پر

اقتراحی معجزات

کا متواتر مطالبہ کیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو کہا کہ اُس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے دلائل ظاہر کر کے ان لوگوں کی دینی بہتری کے لئے جو کچھ کیا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا یعنی خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ نہیں کہ دلائل دے دیئے۔ آیاتِ آسمانی نازل کر دیں۔ امام رازیؒ کہتے ہیں اِس آیت میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتا ہے کہ جو مَیں کر چکا ہوں اس سے زیادہ مَیں ان لوگوں کی دینی صلاح کے لئے، دینی مصالح کے لئے نہیں کر سکتا۔ مَیں نے دلائل قائم کر دیئے، حجج قاطعہ ظاہر کر دیں، آیاتِ آسمانی آ گئے صداقت کے اظہار کے لئے۔ اور جیسے خدا تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے، خدا تعالیٰ نے یہ بھی بیان کر دیا کہ جو کچھ رسولؐ نے انہیں تبلیغ کرنے اور تنبیہہ کرنے میں کردار ادا کیا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور ایسا اِس لئے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا غم اُن کے کفر پر مُصر ہو جانے کی وجہ سے زیادہ نہ ہو جائے۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ اے محمدؐ! ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ تُو ان لوگوں کو جو تیری پیروی کریں اور تیرے دین کے ذریعہ ہدایت پائیں بشارت دے اور جو تیرا انکار کریں اور تیرے دین سے گمراہ ہو جائیں انہیں ڈرائے اور خدا تعالیٰ کا جو فرمان ہے کہ "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ" مختلف پہلوؤں سے اس کی تفسیر کی جا سکتی ہے۔ اوّل یہ کہ اصحاب الجحیم ہیں وہ۔ ان کفار کا ٹھکانا جہنّم ہوگا اور اُن کی نافرمانی تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی یعنی جو اُن کی نافرمانی ہے، خود ان کو اس کا نقصان پہنچے گا تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور نہ ہی تجھ سے اس کے متعلق پُوچھ گچھ ہوگی۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ تیرا فرض تو تبلیغ ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ اور ایک اور جگہ فرمایا کہ اس رسولؐ پر وہ کام کرنا ضروری ہے جو اس کے ذمّہ لگایا گیا اور تم پر وہ کام کرنا ضروری ہے جو تمہارے ذمّہ لگایا گیا۔ نمبر دو کہتے ہیں کہ دوسرے اس کا مطلب یہ ہے کہ تو تو ہدایت دینے والا ہے۔

ہدایت دینے والا

دعوت دینے والا، ہدایت پہنچا دینے والا ہے اُن تک اور اس معاملہ میں تیرا

کوئی اختیار نہیں یعنی اس معاملہ میں کہ وہ مانتے ہیں کہ نہیں تیرا کوئی اختیار نہیں۔ پس تو اُن کے کفر اور دوزخ میں جانے کی وجہ سے غم نہ کر۔

اس مطلب کی ایک دوسری آیت بھی ہے جس میں فرمایا کہ تیری جان اُن پر افسوس کرتے ہوئے ضائع نہ ہو جائے۔ تیسرے فرمایا کہ تو موجودہ وقت میں مطیع اور نافرمان کا خیال نہ کر۔ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ انہی میں سے تو پھر مسلمان بھی ہو گئے۔ پھر وہ کہتے ہیں اس آیت سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلتا ہے وہ یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہ پوچھا جائے گا اور نہ ہی کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ سے اس کا مؤاخذ ہوگا خواہ وہ گنہگار قریبی ہو یا قریبی نہ ہو۔

ابن جریر ایک مشہور مفسر ہیں اپنی تفسیر جامع البیان میں وہ لکھتے ہیں :۔

"وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا، اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْاِسْلَامِ الَّذِيْ لَا اَقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَيْرَهٗ مِنَ الْاَدْيَانِ وَهُوَ الْحَقُّ مُبَشِّرًا مَنِ اتَّبَعَكَ فَاَطَاعَكَ وَقَبِلَ مِنْكَ مَا دَعَوْتَهٗ اِلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِالنَّصْرِ فِي الدُّنْيَا وَالظَّفَرِ بِالثَّوَابِ فِي الْاٰخِرَةِ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فِيْهَا وَمُنْذِرًا مَنْ عَصَاكَ فَخَالَفَكَ وَرَدَّ عَلَيْكَ مَا دَعَوْتَهٗ اِلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِالْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالذُّلِّ فِيْهَا وَالْعَذَابِ الْمُهِيْنِ فِي الْاٰخِرَةِ

(وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ)

وہ کہتے ہیں اس کے معنے ہیں یَا مُحَمَّدُ! اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَبَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِهٖ وَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَالْاِنْذَارُ وَلَسْتَ مَسْئُوْلًا عَمَّنْ كَفَرَ بِمَا اَتَيْتَهٗ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَحِيْمِ ٥ (تفسیر جامع البیان جلد ا صفحہ [illegible])

وہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے اس دین اسلام کے ساتھ بھیجا ہے جس کے سوا میں کسی اور دین کو کسی سے قبول نہیں کروں گا اور دین اسلام حق ہے۔ جو شخص تیری پیروی کرے، تیری اطاعت کرے اور جس حق کی تو نے اُسے دعوت دی ہے اُسے وہ قبول کرے تو یہ حق جو ہے وہ اُسے بشارت دیتا ہے کہ دنیا میں اس کی مدد کی جائے گی اور آخرت میں اُسے ثواب دیا جائے گا اور اُسے دائمی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اس کے برعکس جو تیری بات نہ مانے، تیری مخالفت کرے اور جس حق کی طرف تو نے اُسے دعوت دی ہے اُسے وہ رد کر دے تو اُسے یہ حق جو ہے وہ تنبیہ کرتا ہے کہ اُسے دنیا میں ذلت پہنچے گی اور وہ خوار ہوگا اور آخرت میں اُسے ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ کہتے ہیں یعنی یہ ہوئے کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ پس جو پیغام تجھے دیا گیا تو نے وہ پہنچا دیا اور تیرا کام پہنچا دینا اور تنبیہ کر دینا ہے اور تجھ سے ان لوگوں کے متعلق سوال نہ کیا جائیگا جنہوں نے اس حق کا انکار کیا جو تو اُن کے پاس لیکر آیا اور وہ دوزخیوں میں شامل ہو گئے۔

تیسرا حوالہ میں نے لیا ہے امام قرطبی کی تفسیر سے۔ وہ اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں لکھتے ہیں کہ اَلْمَعْنٰی اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا غَيْرَ مَسْئُوْلٍ۔

کہ ہم نے تجھے بشیر اور نذیر کر کے بھیجا ہے اور تجھ سے ان لوگوں کے بارہ میں پوچھ گچھ نہ ہوگی، باز پرس نہ کی جائے گی۔

علامہ محمود الوسی کی ایک مشہور تفسیر ہے روح المعانی اُس میں اس آیت کی تفسیر یوں آئی ہے:۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ اَيْ مُتَلَبِّسًا مُؤَيَّدًا بِهٖ..... وَالْمُرَادُ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ لِاَنْ تُبَشِّرَ مَنْ اَطَاعَ وَتُنْذِرَ مَنْ عَصٰى لَا لِتَجْبُرَ عَلَى الْاِيْمَانِ فَمَا عَلَيْكَ اِنْ اَصَرُّوْا وَكَابَرُوْا۔

اور وہ وَلَا تُسْئَلُ کے متعلق کہتے ہیں اَيْ اَرْسَلْنٰكَ غَيْرَ مَسْئُوْلٍ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ مَا لَهُمْ لَمْ يُؤْمِنُوْا بَعْدَ اَنْ بَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِهٖ وَاُلْزِمَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ۔

وہ کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اور اُس کے ذریعہ تیری تائید کی گئی ہے اور کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ! ہم نے تجھے اسلئے بھیجا ہے تا تو اُن کو جو اطاعت اختیار کریں خوشخبری دے اور جو نافرمانی کریں تنبیہ کرے۔ تجھے اسلئے نہیں بھیجا گیا کہ تو کسی کو ایمان لانے پر مجبور کرے (یہاں میں یہ زائد کروں گا کہ اصحاب الجحیم کے جو قرآن کریم نے تین گروہ بیان کئے تھے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ تجھے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ تو کسی کو ایمان لانے پر مجبور کرے یا کسی کو ایمان کے تقاضوں کے پورا کرنے پر مجبور کرے کہ وہ نفاق کی راہوں کو اختیار نہ کریں یا کسی کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار نہ کریں)۔

پس اگر وہ کفر پر اصرار کریں یا نفاق کی راہوں کو اختیار کریں یا ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار کریں اور فضول جھگڑا کریں تو اس میں تیرا کوئی نقصان نہیں اور تجھ پر کوئی الزام نہیں۔

شیخ اسماعیل حقی کی تفسیر ہے "روح البیان"، وہ لکھتے ہیں:۔

"(اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ) حَالَ كَوْنِكَ مُتَلَبِّسًا (بِالْحَقِّ) مُؤَيَّدًا بِهٖ وَالْمُرَادُ الْحُجَجُ وَالْاٰيَاتُ وَسُمِّيَتْ بِهٖ لِتَاْدِيَتِهَا اِلَى الْحَقِّ (بَشِيْرًا) حَالَ كَوْنِكَ مُبَشِّرًا لِمَنِ اتَّبَعَكَ... (وَنَذِيْرًا) اَيْ مُنْذِرًا وَّمُخَوِّفًا لِمَنْ كَفَرَ بِكَ وَعَصَاكَ وَالْمَعْنٰى اَنَّ شَاْنَكَ بَعْدَ اِظْهَارِ صِدْقِكَ فِيْ دَعْوَى الرِّسَالَةِ بِالدَّلَائِلِ وَالْمُعْجِزَاتِ لَيْسَ اِلَّا الدَّعْوَةَ وَالْاِبْلَاغَ بِالتَّبْشِيْرِ وَالْاِنْذَارِ لَا اَنْ تُجْبِرَهُمْ عَلَى الْقَبُوْلِ وَالْاِيْمَانِ فَلَا عَلَيْكَ اِنْ اَصَرُّوْا عَلَى الْكُفْرِ وَالْعِنَادِ"۔

کہتے ہیں کہ یہاں حق سے مراد دلائل اور نشانات ہیں اور بَشِيْرًا تو بشارت دینے والا ہے اُن کو جو تیری پیروی کریں اور نَذِيْرًا اور تو ڈراتا ہے انہیں جو تیرا انکار کریں، تیری نافرمانی کریں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دلائل اور معجزات کے ذریعہ تیرے دعویٰ رسالت کی سچائی کے اظہار کے بعد تیرا کام یہی ہے کہ تو اُس حق کی طرف دعوت دے اور اسے لوگوں تک پہنچا دے خواہ خوشخبری دے کر یا ڈرا کر۔ تیرا یہ کام نہیں کہ تو اُن کو حق کے قبول کرنے یا اُس پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرے۔ اور تیرے پر کوئی الزام نہیں کہ دلائل اور معجزات کے بعد انہوں نے کفر اور مخالفت پر اصرار کیوں کیا۔ تیرا کام پہنچانا تھا تو نے پہنچا دیا اور لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ تیرا کام پہنچانا تھا، پہنچا دیا اور یہ باز پرس نہیں ہوگی کہ کیوں وہ ایمان نہیں لائے۔

ایک تفسیر ہے "تفسیر المنار"۔ الامام الشیخ محمد عبدہ لیکچر دیا کرتے تھے۔ اُن کے ایک شاگرد ہیں سید رشید رضا صاحب انہوں نے اُن کے جو لیکچر تھے یعنی قرآن کریم کے درس ان کو اکٹھے کر کے شائع کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ:

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْعَقَائِدِ الْحَقِّ الْمُطَابِقَةِ لِلْوَاقِعِ وَالشَّرَائِعِ الصَّحِيْحَةِ الْمُوْصِلَةِ اِلٰى سَعَادَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

بَشِيْرًا لِمَنْ يَّتَّبِعُ الْحَقَّ بِالسَّعَادَتَيْنِ (یعنی سعادت دنیا و آخرت)

وَنَذِيْرًا لِمَنْ لَّا يَاْخُذُ بِهٖ بِشَقَاءِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ اَيْ فَلَا يَضُرُّكَ تَكْذِيْبُ الْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ يُسَاقُوْنَ بِجُحُوْدِهِمْ اِلَى الْجَحِيْمِ لِاَنَّكَ لَمْ تُبْعَثْ مُلْزِمًا لَّهُمْ وَلَا جَبَّارًا عَلَيْهِمْ فَيُعَدُّ عَدَمُ اِيْمَانِهِمْ تَقْصِيْرًا مِّنْكَ تُسْاَلُ عَنْهُ بَلْ بُعِثْتَ مُعَلِّمًا وَّهَادِيًا بِالْبَيَانِ وَالدَّعْوَةِ وَحُسْنِ الْاُسْوَةِ لَا هَادِيًا بِالْفِعْلِ وَلَا مُلْزِمًا بِالْقُوَّةِ : لَيْسَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۔

یہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے عقائد حقہ کے ساتھ جو واقعات کے مطابق ہیں اور صحیح احکام کے ساتھ جو

دینی اور دُنیوی سعادت

تک پہنچانے والے ہیں بھیجا ہے۔ بَشِیْرًا اور تُو بشارت دینے والا ہے دونوں قسم کی سعادت کی ہر اُس شخص کو جو حق کی پیروی کرے۔ وَنَذِیْرًا اور ڈرانے والا ہے دُنیا اور آخرت کی بدبختی سے اُسے جو اسے اختیار نہ کرے۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اُن مکذبین کی تکذیب تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی جو اپنے انکار اور تکذیب کی وجہ سے جہنم کی طرف دھکیلے جائیں گے کیونکہ تُو اس لئے مبعوث نہیں کیا گیا کہ تُو ان پر دباؤ ڈالے یا انہیں مجبور کرے ایمان پر کہ ایمان نہ لانے کو تیری کوتاہی شمار کیا جائے اور اس کے متعلق تجھ سے باز پُرس کی جائے بلکہ تُو اسلئے بھیجا گیا ہے کہ تُو تعلیم اور ہدایت دے۔ حق کو بیان کرے۔ اُس کی دعوت دے اور نیک نمونہ پیش کرے۔ اپنے اُسوہ سے اُن کو صداقت کی طرف بلائے۔ نہ اسلئے کہ تُو انہیں عملاً مجبور کر کے بالجبر ہدایت یافتہ بنائے یا اپنی طاقت سے اُن پر دباؤ ڈالے۔

دوسری جگہ فرمایا تیرا ذمہ نہیں کہ تُو انہیں ضرور ہدایت تک پہنچائے لیکن اللہ تعالیٰ خود ہدایت دیتا ہے اُسے جسے چاہتا ہے۔

اور اسی آیت میں ایک سبق بھی ہے کہ انبیاء کو بطور معلّم کے بھیجا جاتا ہے نہ کہ بطور داروغہ کے اور نہ انہیں لوگوں کے دلوں میں تصرّف کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے یعنی اُن کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کہ لوگوں کے دل بدل لیں۔ کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خدا تعالیٰ نے دل بدلنے کی طاقت نہیں دی تھی۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ میں نے دلائل مہیّا کر دئے، آسمانی نشان ان کو دکھا دیئے۔ اس سے زیادہ ان کی دینی بہبود کے لئے میں (خدا جو ساری طاقتوں کا مالک ہے) بھی اور کچھ نہیں کروں گا۔ ان کی مرضی پر چھوڑا ہے وہ میری رضا کی راہوں پر چلتے ہیں یا اپنے بدعملیوں کے نتیجہ میں میرے غصّے کو بھڑکاتے ہیں۔

تو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء کو بطور معلّم کے بھیجا جاتا ہے نہ کہ بطور داروغہ کے اور نہ انہیں لوگوں کے دلوں میں تصرّف کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے، نہ انہیں

جبر و اکراہ کے لئے

حکم ہوتا ہے پس جب کبھی وہ جہاد کرتے ہیں تو صرف حق کے دفاع کے لئے نہ اسلئے کہ لوگوں کو وہ حق ماننے پر مجبور کریں۔

آخری حوالہ بہت پرانی تفسیر کا نہیں بلکہ ماضی قریب کی ہے یہ تفسیر، تو جیسا کہ پہلے بھی خطبوں میں مَیں بیان کر چکا ہوں ایک آیت اس مضمون پر روشنی ڈالتی ہے۔ ہم سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم کہتا گیا ہے کہ حکم تو شریعت قرآنیہ کا چلے گا اور خدا کہتا ہے کہ میں بھی جبر نہیں کرتا اور میرا احمدؐ بھی جبر نہیں کرتا۔ اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں ان مفسرین نے کہ خدا نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ میں جبر نہیں کرتا میرا محمدؐ بھی جبر نہیں کرتا اور اس وجہ سے وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اگر کوئی انکار کرتا ہے، کوئی نفاق کی راہوں کو اختیار کرتا ہے، کوئی مرتد ہو جاتا ہے ایمان لانے کے بعد، کسی پر جبر کوئی نہیں۔ لیکن کام یہ ہے کہ ڈراؤ ان کو انہیں مانو گے خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ میں جلو گے منافقانہ راہوں کو اختیار کرو گے تو قہرِ الٰہی کی وہ تجلّی ظاہر ہو گی کہ تمہاری نسلیں بھی کانپ اُٹھیں گی۔ یہ انذار کیا ہے۔ اور اگر ارتداد کی راہوں کو اختیار کرو گے تو خدا تعالیٰ کی گرفت میں آؤ گے۔ یہ انذار کر دو ان کو سمجھا دو۔ اور اگر مانو گے خدا کے پیار کو پاؤ گے دیکھو خدا کتنا پیار کرنیوالا ہے۔ ایک حصّہ تو اس کے پیار کا مومن اور کافر ہر دو پر ظاہر ہوتا ہے اسکی رحمانیت کے نتیجہ میں اور ایک حصّہ اسکے پیار کا اسکی رحیمیت کے نتیجہ میں صرف ان لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے جو اسکے پہلے پیار کے بعد، رحمانیت کے جلووں کے بعد، خدا کے مزید پیار کے حصول کی کوشش کرتے ہیں اور اسکے عبد بن کر اسکی رضا کی جنّتیں حاصل کرتے ہیں اس دُنیا میں یا اُخروی جنّتیں پاتے ہیں وفات کے بعد۔ مرنے کے بعد ملنے والی جنّتوں کے متعلق تو کہا گیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ان کو نہ کسی کان نے سُنا۔ اس کا تو ہم تصوّر ہی نہیں کر سکتے۔ اتنا ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی زندگی ہے جس زندگی کا ہر لحظہ اور ہر سیکنڈ روحانی سرور اور خدا تعالیٰ کے پیار کی لذّت سے معمور ہے۔ خدا تعالیٰ کس رنگ میں پیار کرے گا اور کس رنگ میں وہ لذّتِ روحانی عطا کرے گا یہ خدا ہی جانتا ہے یا وہ جانتے ہیں جو اس وقت جنّت میں بیٹھے ہیں ہم تو اس ابتلاء کی دُنیا میں بستے ہیں اور اپنی فکر کرنی چاہیئے یہاں۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور خوش ہو اور ہمیں جب اس نے توفیق دی ہے ایمان لانے کی تو جو دروازے خدا تعالیٰ سے دُوری کے، جہنم کے خاتمہ بالخیر ہونے تک کھلے ہیں ہمارا فرض ہے کہ خاتمہ بالخیر تک پیٹھ کر کے ان دروازوں کی طرف قدم آگے بڑھائیں۔ ان کی طرف مُنہ کر کے نہ چلیں اور ان کے اندر داخل نہ ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ابدی جنّتوں کا ہمیں وارث بنا دے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نفاق کا دروازہ اور ارتداد کا بند نہیں۔ کوئی جبر نہیں ہے۔ اگر کوئی منافق بننا چاہتا ہے تو جبراً اسے روکا نہیں جا سکتا لیکن سزا اسکی بڑی سخت ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ اگر کوئی ارتداد اختیار کرتا ہے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدایا میں نے بیس سال تو تیری پاک جماعت میں شامل رہ کر تیری راہ میں قربانیاں دی تھیں ان کا بدلہ تو مجھے دے۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا ان کے ایسے اعمال ضائع ہو جائیں گے ان کا بھی کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔ مرتد کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ اور مرتد بنانے کی کوششیں بھی ہوتی ہیں شیطان کا یہ بھی کام ہے۔ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ کے جو تین معنے ہیں انکی رُو سے شیطان کے بھی تین کام ہیں۔ ایک اس کا کام ہے کہ انسان سے کفر کروائے یعنی قبول ہی نہ کرے صداقت کو۔ جو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا میں بیان ہوا ہے۔ دوسرے شیطان کا یہ کام ہے جس وقت کوئی ایمان لے آتا ہے تو بڑا تلملاتا ہے شیطان۔ یہ کیا ہو گیا، میرے ہاتھ سے نکل گیا، پھر وہ وسوسے پیدا کر کے انسان کو نفاق کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے اور یا وسوسے پیدا کر کے اسے ارتداد کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ چونکہ مَیں ایک دفعہ ایمان لے آیا علیٰ وجہ البصیرت اس واسطے شیطان کی طاقتیں جو ہیں وہ اس سے جہاں تک میرے نفس کا تعلق تھا چھین لی گئیں، یہ غلط ہے۔ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان اسلام لے آیا لیکن دوسروں کے متعلق تو یہ نہیں کہا تھا کہ ان کا شیطان بھی ایمان لے آیا۔ پاک و مطہّر بھی بہت گزرے لیکن ہر ایک کو لرزاں ترساں اپنی زندگی کے دن گزارنے چاہئیں۔

شیطان کے حملہ سے بچنے کے لئے خدا نے سکھایا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اس سے شیطان دُور بھاگتا ہے۔ لوگ جانتے تو ہیں مگر سمجھتے کم ہیں اسلئے ہمیں یہ بتایا گیا کہ اگر شیطان کے حملہ سے بچنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اپنی طاقت سے تم بچ نہیں سکتے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ جب تک خدا سے طاقت حاصل کر کے شیطان کا مقابلہ نہیں کرو گے شیطان کے وار سے نہیں بچ سکو گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اسکی توفیق عطا کرے کہ ہم خدا سے طاقت حاصل کریں اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہ کر نفاق اور ارتداد سے ہم میں سے ہر ایک بچنے والا ہو، ہر ایک بلا استثناء تاکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور اُس کا جلال دُنیا میں ظاہر ہو اور ہر انسان جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے ایک خاندان کی حیثیت میں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ ... اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ کو یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹرول نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۲

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ایرکنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور (ایرکنڈیشنڈ)
پروپرائٹر: میاں محمد عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید
اور نسخہ جات کی تیاری کے لیے
لائق صد اعتماد ادارہ
الکیمسٹس
فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان
پاکستان اٹومک انرجی کمیشن۔ ایچ۔ ایف ایف اور
نسپاک (NESPAK)
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۴۱۰۷۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

دانت مت نکلوائیے
ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی

اینٹی پائیوریا	(ANTI PYORRHEA)	قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز	(ANTI CARIES)	قیمت ۱۵/-
پائیوریا منجن	(PYORRHEA POWDER)	قیمت ۱۵/-
ٹوتھ کیور	(TOOTH CURE)	قیمت ۲/-

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۹۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان رحمہ اللہ
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبد الحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوان محمود) ربوہ میں
ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو
مطب فرمایا کریں گے
ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض
ان دو دنوں میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں
جمعرات: تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ: صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک
(مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

فون ملز ۲۷۹۳۶ ○ فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ
فیصل آباد
امپورٹر ایکسپورٹر
لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پاپلین
جاذب نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند
آفس
منڈی گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی
خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس ایجنسی رجسٹرڈ مارکیٹ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۵

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہو گا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام آباد
کے سیکٹر G-9 اور F10 کے
پلاٹوں کی فوری خرید و فروخت کے لئے
ہمیشہ
قریشی پراپرٹی سینٹر
K 82 ظفر الحق روڈ راولپنڈی
سے رجوع کریں!

خوشخبری
زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت
کرتے وقت ہم سے مشورہ کرنا نہ بھولیے۔
انشاء اللہ آپ ہمارے مشورہ اور صحیح
راہنمائی سے فائدہ حاصل کریں گے۔
آپ سب کا جانا پہچانا
اپنا ادارہ
انیس اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
بالمقابل مسجد احمد اقصیٰ روڈ ربوہ

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی
وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابل
اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔
لینڈ مارکس
۱۰۲ سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون - ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
بہترین، با اعتماد اور محنتی ادارہ۔ جس کا
نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔
وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں
اپنی خدمت کا موقع دیں۔
راجپوت پراپرٹی ڈیلر
افضل مارکیٹ - گولبازار ربوہ

قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر قسم کے مفید مشورہ کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں
مینیجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خرید نے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹
گھر: - ملک عبداللطیف ستکوہی - فون ۶۲۵۱۶

محمد شفیع بکس میکر
ہمارے ہاں
بیوٹی بکس - کٹلری بکس اور زیورات کے
بکس تھوک پرچون دستیاب ہیں خط لکھ کر
مال منگوائیں۔
محمد شفیع بکس میکر
مین بازار - پھولوں والی گلی
سیالکوٹ شہر

نوٹس داخلہ — فون ۴۹۲
الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ربوہ
سرگودھا ڈویژن کا وہ پہلا فنی ادارہ ہے جس
نے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے
رجسٹریشن کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو
روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ رمئی ۱۹۷۹ء۔
طلباء کو بورڈ کی طرف سے وہی سرٹیفکیٹ
ملے گا جو کریش پروگرام ایوننگ کلاسز میں
گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے طلباء کو
ملتا ہے۔
ریفریجریشن و ایئرکنڈیشننگ کورس میں داخلہ محدود
نشستوں کیلئے ۲۰ جون تک جاری رہے گا۔
الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ربوہ
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار - کیل چیل - پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ - فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

○ وی سی آر ○ ٹیلیویژن ○ ٹیپ ریکارڈ ○ ٹرانسسٹر
○ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ
ڈان — محلہ دارالبرکات ربوہ

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ دو سال سے دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ کبھی افاقہ ہو جاتا ہے مگر دو تین ماہ بعد پھر مرض عود کر آتا ہے۔ چند دنوں سے پھر مرض میں شدت پیدا ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے درد مندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لواحقین کی پریشانی دور ہو۔ آمین
(سعید احمد ولد چوہدری دین محمد صاحب
چک 93/6-R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کوٹھی، مکان، پلاٹ، زرعی زمین کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کا مخلص، مستعد، معاون ادارہ
فضل عمر کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ - ربوہ